قازقوں کے تینوں لشکروں کے خانوں کے اپنے مخصوص علاقے تھے جوان کی گرمائی اور سرمائی ہجرتوں کے خطوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ گریٹ ہرڈ (لشکر بزرگ) کا علاقہ سمرچیا اور سیر دریا اضلاع پر مشتمل تھا۔ اس خطے میں وہ موسمی حالات کے مطابق الاتاؤ پہاڑی سلسلے سے لے کر دریائے چو، تالاس اور ایلی کے طاس کے علاقوں میں ہجرت کرتے رہتے تھے۔ یہ خطہ ایک خود مختار تجارتی زون تھا جس میں سیر دریا کے علاقے کے تجارتی مراکز واقع تھے۔ لشکر میانہ کے زیر کنٹرول خطے میں وسطی قازقستان کا علاقہ شامل تھا۔ اس خطے میں وہ سردیوں کے موسم میں سیر دریا کے زیریں علاقوں میں قیام کرتے تھے جب کہ گرمیوں میں سٹیپ کے وسطی علاقے میں ساریسو، توبول اور اِشم دریاؤں کے کناروں پر واقع زرخیز علاقوں کی طرف ہجرت کر کے چلے جاتے تھے۔ لشکر کوچک جنوبی قازقستان کے علاقوں میں قیام پذیر تھا۔ لشکر کوچک کے سرمائی ہجرت کا علاقہ سیر دریا کے زیریں حصوں، دریائے یورال سے ملحق خطہ اور دریائے ارگیز اور ترگائی پہاڑوں کے درمیان واقع سبزہ زاروں پر مشتمل تھا۔ موسم گرما میں لشکر کوچک کے قبائل اپنے ریوڑوں اور مویشیوں کو لے کر دریائے یورال کے معاون دریاؤں، دریائے ٹوبول کے سرچشمے اور ارگیز کے پہاڑی علاقوں کی طرف چلے جاتے تھے[۵۸]۔

قازق قوم: نسلی وحدت یا قبائلی اتحاد؟

اگرچہ ایلزبتھ ای۔ بیکن نے تمام قازق قبائل کے ہم نسل ہونے کی نشاندہی کی ہے تاہم خود ان کے اپنے بیان کے مطابق "قازقوں کے شجرہ نسب کی تفصیلات سے متعلق انیسویں صدی کے مبصرین کی آراء میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے مورث اعلیٰ کے نام پر بھی اتفاق ناپید ہے"۔ بیکن کے مطابق قازقوں کے مورث اعلیٰ کے تین بیٹے تھے جن کی نسل سے قازقوں کے تین لشکر یا ژوز، (لشکر بزرگ، لشکر میانہ اور لشکر کوچک) وجود میں آئے۔ لیکن بیکن خود اس نظریے کی تردید کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ: "ایک مضبوط لیڈر کے پیروکار اکثر اپنے گروپ کو اس کے نام سے موسوم کر دیتے تھے۔ اور بتدریج اس نام کو قبائلی شجرہ نسب سے جوڑ کر اسے فرضی مورث اعلیٰ کا درجہ دے دیتے تھے"[۵۹]۔ اولکاٹ نے بھی قازقوں کے مورث اعلیٰ کے تین فرضی بیٹوں کا ذکر کیا ہے جن کی نسل سے قازقوں کے تین لشکروں کی تشکیل ہوئی، تاہم وہ اس مفروضے کو رد کرتے ہوئے لکھتی ہیں: "واضح طور پر لگتا ہے کہ اس طرح کی کہانیاں واحد مورث اعلیٰ سے متعلق کہاوتوں کو تقویت دینے کے لیے

گھڑی گئیں''۶۰۔

خود قازقوں کے ان تین لشکروں کی ہیئت ترکیبی اس بات کی کھل کر نشاندہی کرتی ہے کہ ان میں مختلف منگول اور ترک قبائل شامل تھے۔ لشکر بزرگ میں ازون (usun) قبائلی اتحاد کے علاوہ دس اہم قبائل شامل تھے۔ جن میں کنگلی (kangly)، دولات (Dulat) البان (Al-ban)، سوان (Suan)، جالیر (Jalair)، یوستی (Usti)، سرجیلی (Srgeli)، چانیشکلی (Cha-nyshkly) اور چوپراشتی (Choprashti) قبائل شامل تھے۔ یہ تمام قبائل لشکر بزرگ کے قازق علاقوں میں قازق لشکروں کی تشکیل سے سینکڑوں (اور بعض قبائل کی صورت میں ہزاروں) سال قبل سے آباد تھے۔ چنانچہ ان تمام قبائل کے ایک ہی مورث اعلیٰ کی اولاد ہونے سے متعلق کہانی کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ لشکر میانہ میں کیرے (Kerei)، نیمان (Naiman)، ارگین (Argyn)، قپچاق (Kipchak)، کونرات (Konrat) اور یواک (Uak) قبائل شامل تھے۔ ان قبائل میں کیرے اور قپچاق کے علاوہ تقریباً تمام کا تعلق منگول نسل سے ہے۔ خود کیرے قبائل کا ترکی الاصل ہونا بھی مشکوک ہے۔ یواک قبائل کی اصلیت کا تاحال کوئی پتہ نہیں چلایا جا سکا ہے۔ جبکہ کونرات قبائل انیسویں صدی کی ابتداء میں لشکر میانہ کے علاقوں سے ہجرت کر کے خوقند خانیت کے ازبک زراعت پیشہ قبائل میں شامل ہو گئے تھے۔

لشکر کوچک قبائل کے بجائے کنبوں اور خانوادوں کے اتحاد کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ تاہم ان کنبوں کا بھی ایک ہی قبیلے سے تعلق ثابت نہیں ہو سکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لشکر میانہ کو الچن خاندانی اتحاد (Alchin clanic union) کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ لشکر کوچک میں کنبوں اور خانوادوں کا ایک اور گروہ بھی شامل تھا جس کو قازقی میں جدگیرا (''سات خاندان'') کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ''سات خاندانوں'' کے اس گروہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے الچن خاندانی اتحاد سے الحاق کر لیا تھا[۶۱]۔ یوں لگتا ہے کہ جب مختلف خاندانی اور قبائلی گروہ کسی خاص بااثر قازق سردار (یابے / بیگ) کی سرداری قبول کر لیتے تھے اور اس کے نام سے منسوب ہو جاتے تھے تو ''قبائلی شجرہ نسب میں [مناسب فرضی] تبدیلیاں کر کے اس سردار سے ان کی رشتہ داری ثابت کر لی جاتی تھی''۶۲۔

قازقوں کا لشکر بوکے (یا لشکر اندرونی)

قازقوں میں انیسویں صدی کی ابتداء میں ایک اور لشکر کا بھی ظہور ہوا جسے لشکر بوکے